



داعش علماء اسلام و مفتیان کرام کی نظر میں



□

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

داعش علماء اسلام و مفتیان کرام کی نظر میں

• امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اہل سنت و جماعت کے اصول میں یہ داخل ہے کہ مسلمانوں کی جماعت سے گہری وابستگی ہو اور حکمرانوں کے خلاف خروج نہ ہو

(مجموع الفتاوی لابن تیمیہ ، ج 28، ص 128)

لیکن داعش اہل سنت و جماعت کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرتی ہے اور مسلم حکمرانوں سے جنگ کرتی ہے لہذا اگر وہ اپنے آپ کو سنی ظاہر کرے تب بھی اسلام کی نظر میں وہ سنی نہیں ہے

• محدث و فقیہ علامہ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ داعش سے منسوب افراد انجانہ ہیں ، جو کنیت اور نسب کے ساتھ درپردہ رہتے ہیں ، اور چاقووں سے اہل سنت کا قتل کرتے ہیں جو کہ انسانیت کے قتل کی بدترین شکل ہے لہذا اس فتنے سے متاثر کمسن نوجوانوں کو محفوظ رکھنا چاہیے ، اور اہل علم سے اسی طرح استفادہ کرنا چاہیے جس طرح خوارج سے متاثر ہونے کے بعد جابر رضی اللہ عنہ کی نصیحت سے یزید الفقیر رحمہ اللہ نے اپنا موقف تبدیل کر دیا تھا

(موقع الشیخ عبدالمحسن العباد ، فتنۃ الخلافة الداعشیۃ العراقیۃ المزعومۃ)

• رابطہ علمائے شام کے صدر شیخ اسامہ الرفاعی حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش ایک تکفیری و انتہا پسند تنظیم ہے جو اللہ سے نہیں ہرتی اور مسلمانوں کے خون کو حلال سمجھتی ہے جبکہ ان کا یہ خیال انہیں کفر تک پہنچاتا ہے اسی لیے ان پر لازم ہے کہ وہ کتاب و سنت اور علمائے امت کی طرف رجوع کریں اور لوگ داعش کے ساتھ ساتھ حزب اللہ (لبنان کی شیعہ دہشت گرد تنظیم) سے بھی احتیاط برتیں

(موقع الدرر الشامیہ ، دولۃ العراق والشام فی میزان

علماء الاسلام)

• علمائے ازبکستان مصر نے کہا کہ داعش عراق کی ایک دہشت گرد تنظیم ہے جس کا طرز عمل انتہائی وحشیانہ ہے جو بے قصوروں کو خون کی پیاسی ہے جس کو خاتمہ کے لیے سب کو متحد ہونا چاہیے

(مؤسسہ دام برس الاعلامیہ الازھر یعرب عن...)

• اتحاد عالمی برائے علمائے اسلام دوحہ قطر کے معتمد عمومی نے کہا کہ داعش کی کارروائیاں ناقابل قبول ہیں جو لوگوں کو ذبحوں میں اسلام کی شبیہ کو بگاڑ کر پیش کر رہی ہیں لہذا اسلام کی سچی تصویر پیش کرنے کے لیے علمائے دین کا کردار انتہائی ضروری ہے

• ملک شام کے مناظر اسلام عدنان بن محمد العرعور حفظہ اللہ نے فرمایا کہ داعش ملک شام میں عراق کے راستے داخل ہوئے بعض علاقوں پر قبضہ کیا اور پھر اپنی حکومت کا اعلان کر دیا ، مقامی باشندوں پر خیانت کا الزام لگایا اور انہیں کافر و مرتد قرار دیا (ان کے عقیدے کے مطابق مرتد ہونے کے بعد) توبہ کی ممانعت دینے بغیر ان کے قتل کو لازمی قرار دیا اور قتل سے نجات کی ایک ہی راہ بتائی کہ ان کے ساتھ شامل ہو جائیں

مزید فرمایا کہ داعش نے حکومت کے سربراہان و افسران کو اغوا کیا ، حکمرانوں کو کافر قرار دیا عورتوں اور بچوں کو بے گھر کیا اور بے قصور باشندوں کو بے ایمانہ انداز سے ذبح کیا ، آخر یہ کونسی خلافت ہے؟

• مصر کے عالم محمد سعید رسلان حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش انسانیت کی بلی چڑھا کر اپنے معبود کا تقرب حاصل کرنا چاہتی ہے جس کا سربراہ جلاحدی ہے ، اور یہ تمام جہنم کے کتے ہیں لہذا ان کا بائیکاٹ کرو

(ذکر کرد) اور آئندہ اقوال شبکہ الامام الآجری پر دستیاب ہے جو اکثر MP3 کی شکل میں ہے)

• اکٹر سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ
اللہ مدرس مسجد بنوی نہ تین دفعہ قسم اٹھائی
اور فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا
کوئی لائق عبادت نہ ہے کسی بھی مسلمان کے لیے
جائز نہ ہے کہ داعش کو پسند کرے اور اس کے
ہاتھ پر بیعت کرے کیونکہ وہ امت کے لیے
نقصان دہ ہے

مزید فرمایا کہ وہ اپنے آپ کو دین میں صحابہ سے
بہتر سمجھتے ہیں فلسطین پر یہود کے مظالم ہیں
لیکن انہوں نے عراق اور شام میں رہ کر فلسطینی
مسلمانوں کا دفاع نہ کیا بلکہ سعودی عرب کے
حدود کے قریب آگئے ، بعینہ یمن میں اہل السنہ کو
حوثی روافض بری طرح موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں اور
القاعدہ نے یمن میں رہ کر اہل السنہ کا دفاع نہ کیا

مزید فرمایا کہ دنیا کے کسی بھی
خطا کے مسلمان کے لیے جائز نہ ہے کہ ان کے ہاتھ
پر بیعت کرے

• ماہر عدلیہ اکٹر سعد الحمید حفظہ اللہ نے
کہا کہ داعش نے دو بڑی سنگین غلطیاں کی ہیں:

(1) ناحق کافر قرار دینا
قصور کا خون بہانا

• شیخ محمد بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے
فرمایا کہ ملک شام میں جاری جنگ جس لوگ
جہاد کا نام دیتے ہیں وہ درحقیقت فتنہ ہیں
• محقق شیخ عبدالعزیز بن مرزوق الطریفی حفظہ
اللہ نے کہا کہ داعش خوارج ہیں جو اللہ کے
حکم کو قبول نہ کرتے ہیں لہذا ان سے تعلق
رکھنا جائز نہ ہے
• داعی شیخ عبداللہ آل سعد المطیری حفظہ اللہ

فرماتا ہے کہ داعش جاہل ہے جنہوں نے نہ بت ساری شرعی خلاف ورزیاں کی ہیں مثال کے طور پر انہوں نے شرعی عدالت کا انکار کیا ، ناحق کافر و مرتد قرار دیا ، بے قصوروں کا خون بہایا ، لہذا میں ان کے بڑوں کو اللہ سے توبہ کرنے اور حق کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور ان سے وابستہ افراد کو ان سے دور رہنے کا مشورہ دیتا ہوں

• سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خود کش اور فدائی حملہ کرنا برائی ، گناہ ، شروفساد اور ظلم و عناد ہے جسے انجام دینے والوں کا اللہ اور آخرت کے دن پر صحیح ایمان نہیں بلکہ وہ خباثت نفس و شراست طبیعت اور حسد میں مبتلا ہے ، لہذا میں تمام کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کی طرف رجوع کریں

• عاید بن خلیف الشمری حفظہ اللہ نے کہا کہ داعش کا نبوی منہج سے کوئی تعلق نہیں ، کیونکہ نبی جب علی رضی اللہ عنہ کو جہاد کے لیے روانہ کرتے تو تاکید کرتے کہ جاؤ انہیں اسلام کی دعوت دو اسی طرح انبیاء میں نوح ، ابراہیم ، موسیٰ علیہم السلام اور محمد نے صبر سے کام لیا اور داعش کی طرح ذبح کرنے والی حکومتیں قائم نہیں کیے ، بلکہ نبی نے مدینہ کے یہود کو اسلام کی دعوت دی ، اور انہیں امن دیا علاوہ ازیں دین اسلام میں مرتد کو تین دن تک توبہ کی مہلت دی جاتی ہے لیکن داعش کی ترتیب بالکل مختلف ہے

• شیخ محمد بن رمضان الحجری حفظہ اللہ لکچرار برائے رائل کمیشن الجبیل نے فرمایا کہ داعش اور جبہ النصرہ حق پر نہیں کیونکہ یہ نومولود تنظیم ہے اور بنی ہے فرمان کے مطابق برحق جماعت ہمیشہ سے تھی اور تاقیامت رہے گی

مزید فرمایا کہ جس طرح خوارج کے پاس توحید کے باب میں خلل نہیں تھا اسی طرح داعش کے پاس بھی (بظاہر)

(توحید کے باب میں خلل نہیں، لیکن جس طرح خوارج کی امتیازی خصوصیت علیحدگی اختیار کرنا، حکمرانوں کو کافر قرار دینا اور حاکم وقت کی بیعت سے انکار کرنا اسے اسی طرح داعش کی بھی یہی خصوصیت ہے۔)

مزید فرمایا کہ غور طلب بات یہ ہے کہ داعش سے وابستہ افراد کی کنیتیں ہیں جیسے ابو مصعب الزرقاوی، ابو بکر البغدادی، ابو محمد الجولانی... اور ان کے نام ان جانے ہیں۔

مزید فرمایا کہ داعش خودکش اور فدائی حملوں کے ذریعے شہادت کی توقع رکھتی ہے جب کہ نبی نے شہادت خودکشی کرنے والے کے لیے نہیں بلکہ قتل کیے جانے والے کے لیے بتائی، اور قتل کیے جانے سے پہلے حتی الامکان بچاؤ کا سامان اختیار کرنے پر ابھارا اور خود زہر پینے۔

مزید فرماتے ہیں کہ داعش نے جب دیکھا کہ اہل علم انہیں خوارج قرار دے رہے ہیں اور خوارج کی علامت سر حلق کرنا ہے، تو اس علامت سے بچنے کے لیے وہ اپنے بال لمبے رکھنے لگے، لیکن خواہ بال حلق کیے ہو یا لمبے رکھے ہو فکر کے اعتبار سے وہ خوارج ہی ہیں۔

مزید فرمایا کہ اس تنظیم کے ساتھ علماء نے نہیں بلکہ سب کے سب سفراء و جلائے (نادان و بے وقوف) ہیں۔

مزید فرمایا کہ ان کا خود ساختہ خلیفہ ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہے۔

اور فرمایا کہ داعش نوجوانوں کو جہاد، شہادت، جنت، اور حور... جیسے الفاظ سے گمراہ کرتی ہے اور انہیں دھوکے دیتی ہے۔

مزید فرمایا کہ قدیم زمانے کے خوارج حاکم کو طاغوت کہتے تھے اور داعش بھی مسلم حاکم کو طاغوت سے تعبیر کرتی ہے۔

مزید فرمایا کہ جس طرح سے اول خوارج نے عثمان رضی

اللہ عنہ کا قتل کیا اسی طرح داعش مسلمانوں کا خون بہا رہی ہے

مزید فرمایا کہ اہل سنت کا اصلاح کرنے کا طریقہ احسن انداز سے ہوتا ہے ، لیکن داعش کا اصلاح کرنے کا طریقہ سلاح یعنی ہتھیار سے ہوتا ہے جو کہ خوارج کا طریقہ ہے

مزید فرمایا کہ مکہ میں شریک عام تھا ، کعبہ کے اطراف بت تھے لیکن صحابہ نے کبھی داعش کی روش اختیار نہیں کی ، اور دور اندیشی کی سے کام لیتے ہوئے حالات کے پیش نظر قریش کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا

اور فرمایا کہ داعش کی ظاہری دینی شکل و صورت یا ان کے فدائی کا مرتبہ وقت مسکرانہ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ علی رضی اللہ عنہ کا قاتل عبدالرحمان بن ملجم حافظ قرآن تھا ، جس کی کسی وقت عمر رضی اللہ عنہ تعریف کی تھی ، اس باوجود وہ قاتل اور خارجی ثابت ہوا اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ، اور جس نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ نماز کے لیے اول وقت میں آیا تھا

اور داعش ایک خونخوار اور وحشی تنظیم ہے ، جو صرف اہل سنت یا مسلمانوں کے لیے خطرہ نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے خطرہ ہے

اور فتنہ پروروں سے آگاہ کرنا اور انہیں رسوا کرنا انتہائی اعلیٰ درجہ کا جہاد ہے

شیخ بدر بن علی العتیبی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ قدیم خوارج نے نبی ﷺ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عدل اور ان کی امانت میں شک کیا بالکل اسی طرح یہ شریک فساد بھی ہمارے حکمرانوں کے ساتھ کر رہے ہیں ، قدیم خوارج نے علی رضی اللہ عنہ و معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کو کافر قرار دیا بالکل اسی طرح یہ شریک فساد بھی ہمارے امراء و علماء کو کافر قرار دیتے ہیں اور انہیں طاغوت کا

لقب دیتے ہیں ، قدیم خوارج نے جعلی خطوط کا سہارا لیا اور علماء کے اقوال کو خلط ملط کیا بالکل اسی طرح یہ شریکوں نے فساد بھی امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے کلام سے غلط استدلال کرتے ہیں قدیم خوارج نے حاکم کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیا ، اس کی اصلاح کیے بغیر انقلاب لانے کی کوشش کی ، حاکموں پر بے تان باندھا ، انہیں یہود و نصاری کے غلام کے منبروں پر انہیں برا کہا ، انہیں کھلے طور پر کافر سمجھا ، ان کی خود ساختہ خامیوں کو اچھالا ، کفر کی ساری آیات کا ان کی کو مصداق جانا ، حکیم کے معاملے میں جہالت کا مظاہرے کیا بعض آیات سے استدلال کیا اور بعض کو نظر انداز کیا ، حکمرانوں کو سرعام رسوا کیا ، مسلمانوں کی زمین سے جرت کرنے کو لازم قرار دیا ، جہاد اور توحید کا نعرہ بلند کیا ، خود کو شہید و جنتی اور دوسروں کو جہنمی کہا ، اسلامی حکومت میں قیام پذیر ذمیوں کا قتل کیا ، اور علماء کی بے حرمتی کی بالکل اسی طرح آج یہ شریکوں نے فساد بھی کر رہے ہیں

(موقع صید الفوائد ، ثلاثون علامہ تدل.....)

بعض نے کہا کہ داعش گناہوں ، اور اختلافی مسائل کی بنا پر مسلمانوں کا قتل کرتی ہے ، کبھی تو کسی مسلمان کو راستے میں کسی غیر مسلم سے بات چیت کرتے دیکھ کر قتل کرتی ہے ، اور کبھی تو اس آدمی کا بھی قتل کرتی ہے جو ان کے وضع کردی جہاد کو چھوڑ کر حج کے لیے جاتا ہے

بعض نے کہا کہ ابو بکر البغدادی کو ارباب حل و عقد نے منتخب کیا ہے ، اور جب اس کا رہنما (الظواہری) نے اس کی کرتوتوں سے راضی نہ کیے تھے تو وہ کیسے دوسروں سے اپنی بیعت کی تقاضا کر سکتا ہے؟

بعض نے کہا کہ بغدادی کی ریاست غیر شرعی ہے ، اور اس کے جہنمی تلے جنگ کرنی جائز نہیں ، کیوں کہ اس نے اللہ کی شریعت سے روگردانی کی ہے

بعض نے کہا کہ دنیا کے کسی بھی عالم نے داعش کو درست قرار نہیں دیا، نہ ہی اس کے ساتھ اچھا گمان رکھا، اور نہ ہی ان کی جانب سے دفاع کیا، بلکہ تمام اہل علم نے بالاتفاق انہیں ظالم قرار دیا۔

بعض نے کہا کہ داعش باغی، غالی، خونی اور گمراہ تنظیم ہے جو مسلمانوں کے مابین بڑی مہارت سے فتنوں کی آگ بھڑکا رہی ہے، اور اسلامی ریاست کے باہان باطل پھیلا رہی ہے، اسی لیے ہر ممکن ذریعہ سے اس کا مقابلہ کرنا واجب ہے۔

حیدرآباد دکن کے مفتیان میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مفتی خلیل احمد صاحبان نے بھی داعش سے چونکا کیا، بلکہ سارے ہندوستان سے تقریباً 1050 علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا جس میں داعش کی مذمت اور مخالفت کی اور کہا کہ داعش انتہائی خطرناک و خوف ناک اور غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی و دہشت گرد تنظیم ہے کیونکہ وہ اسلام کے نام پر انسانیت کو شرمندہ کرنے والی گھناؤنی حرکتیں کر رہی ہے، اور انسانی خون پانی کی طرح بہا رہی ہے۔ لہذا دنیا بھر کے علماء کرام کو ہر ممکن ذریعہ سے اس دہشت گرد تنظیم کے خلاف شعور بیدار کرنا چاہیے اور اس کی طرف سے جاری کردہ قتل کیویوز اور تصاویر پوسٹ کرنا غیر اسلامی اور شریعت کے مغائر ہے۔

واضح رہے کہ ذکر کردہ فتویٰ پر 1070 مذہبی تنظیموں نے دستخط کیا اور اس کی نقل 50 ممالک کو روانہ کی۔

تعجب کی بات ہے کہ دہشت گرد تنظیم القاعدہ نے داعش کی زائد جارحیت و سفاکانہ بربریت کے پیش نظر اسے ایک وحشی اور درندہ صفت تنظیم قرار دیا ہے۔

ایک جائزہ۔

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو مسلمانوں اور اسلام کو ان کے شہسوار محفوظ فرمائے آمین